صدر ضیاء الحق مرحوم کی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

سے ایک یادگار ملاقات اور باہمی گفتگو سے چند اقتباسات

۲۰ مارچ ۱۹۸۵ء کو حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ قومی اسمبلی اور مولانا سمیع الحق مدظلہ سینٹ کے افتتاحی اجلاس اور پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں شرکت کے لیے راولپنڈی روانہ ہوئے۔

۲۲ مارچ ۱۹۸۵ء کو صدر ضیاء الحق مرحوم سے اجلاس کے ایام میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رح کی ملاقات نہیں ہو سکی تھی، جبکہ دیگر ارکانِ اسمبلی سے گروپوں کی صورت میں ایوانِ صدر میں ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ حضرت رح نہیں جا سکے تھے۔ تو خود صدر پاکستان کو از راہِ علم پروری احساس ہوا کہ حضرتؒ کے پاس جایا جائے۔ چنانچہ شدید مصروفیات کے باوجود کئی بار خود چل کر آنے کی خواہش کا اظہار کیا اور ملٹری سیکرٹری سے وقت نکالنے کا کہتے رہے۔ ۲۳ مارچ جو سرکاری تقریبات، پریڈ مارچ، تمغۂ انعامات کی تقسیم اور ایوانِ صدر میں رات گئے تک ارکانِ پارلیمنٹ کی ضیافتوں اور شام کی نشست میں پارلیمنٹ سے خطاب کی وجہ سے شدید مصروفیات میں دن گذرا تو رات پونے گیارہ بجے صدر مرحوم نے ایم این اے ہاسٹل میں آکر حضرت شیخ الحدیثؒ سے ان کے کمرہ ۸۸ میں ملاقات کی اور نہایت عجز و انکساری سے حضرتؒ کی چارپائی پر ان کے ساتھ پائنتی کی طرف بیٹھ کر نہایت عقیدت و محبت کا اظہار فرماتے رہے۔ یہ ملاقات جس میں مولانا سمیع الحق مدظلہ بھی موجود تھے تقریباً چالیس منٹ جاری رہی، اور متعدد دینی و علمی اور قومی و ملی مسائل زیرِ بحث آئے۔

اس موقعہ کی گفتگو مولانا سمیع الحق مدظلہ نے محفوظ کر لی تھی۔ ذیل میں اختصار کے پیشِ نظر اس کے قابلِ اشاعت حصے ہیں سے کچھ نذرِ قارئین ہے:۔ (عبدالقیوم حقانی)

☆ حضرت شیخ الحدیثؒ نے صدر پاکستان کو اسلامی نظام کے قیام کے سلسلہ میں ان کی عظیم ذمہ داریوں پر توجہ دلائی اور دینی اقدامات میں ہر طرح تعاون اور دعاؤں کا یقین دلایا۔ اسلامی نظام کے سلسلہ میں وعدوں اور اقدامات کی جلد تکمیل پر حکیمانہ انداز میں زور دیا۔ دورانِ گفتگو قادیانیت، سودی نظام کے خاتمہ، اسلامی یونیورسٹی آرڈیننس سے دینی مدارس بورڈ کا حصہ حذف کر دینے اور مولانا اسلم قریشی کے قتل کی تفتیش کرنے والی ٹیم کا محاسبہ کرنے کا ذکر بھی ہوا۔

☆ اس موقع پر صدر ضیاء الحق مرحوم نے حضرتؒ سے کہا: یہ جو کچھ بھی تھوڑا بہت کام قوم کی خدمت یا دین کی نسبت سے ہوا ہے یہ سب آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اگر کچھ معمولی سا کام بھی دین کا ہو جائے تو میں سمجھوں گا کہ شاید نجات مل جائے۔ اب تو مولانا سمیع الحق بھی سینٹ کے ممبر ہو گئے ہیں، دینی والے لوگوں کو اکٹھا ہونا چاہیئے۔

☆ حضرت شیخ الحدیثؒ نے فرمایا: سمیع الحق دین کا خادم ہے، دین کے مسائل کو حل کرنے میں آپکی مدد کرے گا۔ کل جب قادیانی مسئلہ اٹھا تو سمیع الحق نے مؤثر بات کی۔ آپ بھی مولانا اسلم قریشی کے مقدمہ کے بارے میں مؤثر قدم اٹھائیں، اس سے بڑی بے چینی ہے۔

☆ صدر نے کہا: انشاء اللہ کوشش کروں گا اور اب تک بھی اپنے امکان بھر کوشش کی ہے۔

☆ حضرت شیخ الحدیثؒ نے فرمایا: ایک دوسرا مسئلہ اخبارات میں فحش اور عریاں تصاویر کا ہے۔ جناب راجہ ظفر الحق صاحب کی وزارتِ اطلاعات کے زمانے میں کچھ کنٹرول ہوا تھا، اب حالت خراب ہے، اس پر خصوصیت سے توجہ دیں ——— تاہم مجھے اس بات سے مسرت ہوئی کہ آپ نے علم نوازی کی ہے، علماء کی قدر کرتے ہیں، ان کا وقار بلند کیا ہے۔

☆ شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ نے صدر مرحوم کو مزید علم نوازی اور علماء کی قدردانی کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ :— عالمگیرؒ کو دہلی میں معلوم ہوا کہ لوگوں کی نظروں میں علماء کا وقار گرتا جا رہا ہے۔ ایک مرتبہ آپ دہلی کی جامع مسجد میں وضو فرما رہے تھے، آپ کے دائیں جانب وزیرِ اعظم اور بائیں جانب دوسرے عہدیدار تھے۔ عالمگیرؒ نے وزیرِ اعظم سے پوچھا کہ نماز میں کتنے فرائض ہیں، دوسرے عہدیداروں سے پوچھا کتنے مستحب ہیں، بعض سے پوچھا کتنے سنن ہیں۔ وہ لوگ پریشان ہوئے تو عالمگیرؒ نے فرمایا دیکھو! آپ لوگوں کا کتنا بڑا مقام اور کتنے اہم منصب ہیں اور آپ کو نماز جیسی اہم عبادت کے بنیادی مسائل بھی معلوم نہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ علم ناپید ہو گیا اور علماء مفقود ہو گئے، دہلی جیسے مرکزی شہر میں کوئی عالم، کوئی طالب علم نہیں ملتا ——— اورنگزیب عالمگیرؒ

(باقی ص۴۰۵ پر)